حصول کا وعدہ کسی شخص میں وہ بصیرت پیدا کر سکتا ہے۔ جس کے بغیر ہمیشہ نئے نئے مسائل پیدا ہوتے رہیں گے۔

قابل استاد جو آزادی کی اصلی اور اندرونی حقیقت کو سمجھتا ہے اپنے ہر شاگرد کو یہ مدد دیتا رہے گا کہ وہ ان خود ساختہ اقدار اور احساس کو جو اس کے دل پر گہرا نقش جمائے ہوئے ہیں غور سے دیکھے اور سمجھے۔ وہ ان اثراتِ گردو پیش اور خواہشات سے بھی آگاہ کرتا رہے گا، جو مل جل کر دل و دماغ کو مشروط بنا دیتے ہیں اور خوف پیدا کر دیتے ہیں جیسے جیسے شاگرد سن بلوغ تک پہنچے، اُستاد اس کی مدد اس امر میں بھی کرتا رہے گا کہ وہ ان تعلقات جو خارجی موجودات عالم کے ساتھ رہا کرتے ہیں، غور سے بخوبی دیکھے اور سمجھے۔ کیوں کہ آسودگی کی ہوس لامتناہی کشمکش اور رنج و غم کا باعث ہو جاتی ہے۔ ہر شخص کو اس امر میں مدد دینا یقیناً ممکن ہے کہ وہ بغیر اپنی شخصیت کو مشروط و محدود کیے زندگی کے دیرپا اقدار کو محسوس کرے۔ کچھ لوگ شاید یہ اعتراض کریں کہ انفرادی تکمیل کا نتیجہ سوسائٹی کو تہ و بالا کر دیتا ہے، مگر کیا یہ ممکن ہے؟ اس وقت بھی تو دنیا میں کافی پریشانی اور انتشار ہے اور یہ اسی وجہ سے ہے کہ انسان کو خود شناسی کی تربیت ہی نہیں ملتی۔ ہر چند کہ اسے تھوڑی فروعی آزادی دے دی گئی ہے، لیکن ساتھ ہی ساتھ اسے تقلید اور موجودہ اقدار کو تسلیم کرنے کی بھی تلقین کی جاتی ہے۔ ایسی جبری تربیت کے خلاف بہت سے لوگ

بغاوت کر رہے ہیں، لیکن بد قسمتی سے ان کی بغاوت کی تہ میں خود غرضی اور خود پرستی کارد عمل موجود رہتا ہے جو انسانی زندگی کو اور تاریک بنا دیتا ہے۔ چونکہ قابل استاد یہ جانتا ہے کہ کیفیت حال کے برعکس تحریک پیدا کرنا بھی ایک انسانی خاصہ ہے۔ اس لیے موجودہ اقدار کے تبدیل کرنے میں وہ اس طور پر مدد دے گا کہ اس کے شاگرد ہرگز کسی معکوس تحریک سے متاثر نہ ہوں بلکہ حیات انسانی کی کلی روش کو سمجھ کر تبدیلی عمل میں لائیں۔ جب تک ہر فرد کی شخصیت میں پورا ارتباط نہ ہو، انسان انسان کے درمیان مکمل اشتراک عمل ممکن نہیں۔ ایسی مشترکہ زندگی کا احساس صرف صحیح قسم کی تعلیم ہی سے ہر شخص میں بیدار ہو سکتا ہے۔

یہ کیوں یقین کر لیا جاتا ہے کہ نہ تو ہم نہ ہماری آئندہ نسلیں صحیح قسم کی تعلیم سے انسانی تعلقات میں کوئی بنیادی انقلاب کبھی بھی پیدا کر سکیں گی ہم نے کبھی اس کی آزمائش تک نہیں کی ہے۔ چونکہ لوگ بیشتر صحیح قسم کی تعلیم سے خائف رہتے ہیں اس لئے اس کو آزمانا بھی نہیں چاہتے۔ اس مسئلہ کی پوری تفتیش کیے بغیر اکثر لوگ بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ انسانی فطرت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں چاہے کیفیت حال کیسی بھی ہو، ہم اس کو قبول کر لیتے ہیں اور بچوں کو ترغیب دیتے رہتے ہیں کہ موجودہ سوسائٹی کے طریقوں پر عمل کریں۔ ہم ان کو مروّجہ طرز زندگی کا پابند بنا دیتے ہیں اور پھر فلاح و ترقی کی توقع رکھتے